روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ ۲۷
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
جلد ۷۴/۳۹ منگل ۳ صفر ۱۴۱۰ھ ، ۵ تبوک ۱۳۶۸ ہش ، ۵ ستمبر ۱۹۸۹ء نمبر ۲۰۲

اخبار احمدیہ

سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں بخیریت ہیں۔
اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا کو اپنی حفظ و امان میں رکھے، بے انتہا فضلوں سے نوازے اور صد سالہ جشنِ تشکر کے سال کو نہ ختم ہونے والی خوشیوں کا سال بنا دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی مذہب فرقہ یا عقیدہ کا کاروبارِ مملکت سے کوئی تعلق نہیں ہوگا

ہم سب ایک ہی ملک کے شہری ہیں اور سب برابر ہیں

بانئ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے اہم ارشادات

● ۔ جو لوگ اپنی نادانی سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ پاکستان کو ختم کر دیں گے بڑی بھول میں مبتلا ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو پاکستان کا شیرازہ بکھیرنے میں کامیاب ہو سکے۔ اس پاکستان کا جو اب مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے۔

● ۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ تو نے ہی یہ آزاد و خود مختار سلطنت ہمیں بخشی ہے۔ تو ہی یہاں کے باشندوں کو مصائب و آلام برداشت کرنے کی ہمت دے۔ اور صبر و استقلال عطا فرما اور انہیں یہ صلاحیت بھی دے کہ ہر قسم کے اشتعال کے باوجود وہ پاکستان کی خاطر اس کے امن و امان کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہیں۔ ——— (بیان قائداعظم ۲۴ اگست ۱۹۴۷ء)

● ۔ آپ آزاد ہیں اپنے مندروں مسجدوں اور دوسری عبادتگاہوں میں جانے کیلئے آپ پاکستان کی مملکت میں بالکل آزاد ہیں۔ آپ کسی مذہب فرقہ عقیدہ سے تعلق رکھیں۔ اس سے کاروبارِ سلطنت کو کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہم اس بنیادی اصول سے اپنے نظام کا آغاز کر رہے ہیں کہ ہم سب ایک ہی مملکت کے شہری ہیں اور مساوی الحیثیت۔ ہمیں اس مسلک کو اپنے نصب العین کے طور پر سامنے رکھنا چاہیئے۔

——— (مجلس دستور ساز پاکستان سے خطاب ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء)

● ۔ ہمیں قوم کی حیثیت سے ایک ہو کر رہنا چاہیئے۔ پرانی کہاوت ہے کہ اتحاد میں قوت ہے۔ اتحاد میں فتح ہے اور اختلاف میں شکست۔

——— (۷ اپریل ۱۹۴۸ء لیکچر پشاور)

● ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یہ بات بخوبی سمجھتے ہوں گے کہ پاکستان جیسی نوزائیدہ مملکت کیلئے جس کے دو حصے ہوں اور وہ بھی کافی فاصلے پر، آپس کا میل جول اسکے شہریوں کا، خواہ کسی حصے سے تعلق رکھتے ہوں، اور باہمی اتحاد اور یک جہتی، نہ صرف اسکی ترقی کے لئے بلکہ اسکی بقاء کے لئے کس قدر ضروری ہے۔ پاکستان مسلمانوں کے اتحاد کا مرکز ہے۔ اور اسے ایسا ہی رہنا چاہیئے سچے مسلمانوں کی حیثیت سے آپ کا فرض ہے کہ جی جان سے اس کی پاسبانی اور حفاظت کریں۔ اگر ہم یہ سمجھنے لگیں کہ ہم پہلے بنگالی، پنجابی، سندھی وغیرہ ہیں اور مسلمان و پاکستانی محض اتفاقیہ تو جان لیجئے کہ پاکستان کا شیرازہ بکھر جائے گا۔

——— (ڈھاکہ ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء)

● مکرم نصیر احمد صاحب چوہدری مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ گلگت کو اللہ تعالیٰ نے یکم ستمبر ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔
یہ بچی مکرم چوہدری احمد علی صاحب ٹیچر دارالعلوم غربی ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری عبدالقدوس صاحب کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو نیک، صالح اور اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

● مکرم عبدالمنان صاحب ناہید کی اہلیہ محترمہ کے دماغ کا اپریشن ہوا ہے۔ ٹیومر (TUMOUR) نکال دیا گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۸۹ء کو یوم دفاع پاکستان کے سلسلے میں دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی۔ لہذا اس تاریخ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ ——— (مینجر)

فوری ضرورت

روزنامہ الفضل کے دفتر میں پروف ریڈر کی ایک اسامی خالی ہے۔ انگریزی/عربی دان کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہش مند دوست فوری طور پر مینجر الفضل سے رابطہ قائم کریں۔

اے لوگو! خدا سے ڈرو اور درحقیقت اس سے صلح کرو
(ایام الصلح صفحہ ۱۰۴)

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت مجلس عرفان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا بھی کائنات کی اجتماعی اور انفرادی تقدیر کا ایک حصہ ہے

بُری چیز کو بُرا اور اچھی چیز کو اچھا کہنا نا انصافی نہیں ہے

قرآن کریم سے نظریۂ ارتقاء ثابت ہے، اگرچہ ڈارون کا نظریہ اب غلط ثابت ہو چکا ہے

بیت المبارک ربوہ میں ۲۸ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۸۲ء اور ۱۵ فروری ۱۹۸۳ء کو کراچی میں مجلس عرفان میں جو ارشادات فرمائے وہ قارئین کی خدمت میں پیش ہیں

ایک دوست نے EVOLUTION یعنی مسئلہ ارتقاء کا ذکر کیا اور پوچھا کہ کیا ڈارون کی تھیوری درست ہے؟

حضور نے فرمایا کہ:

"ڈارون کی تھیوری غلط ثابت ہو گئی ہے۔ لیکن نظریہ ارتقاء درست ہے"

کائنات کے ایک دن میں بننے کی حقیقت

انہوں نے عرض کی کہ یہ جو کہتے ہیں کہ کائنات ایک دن میں بنی، اس سے کیا مراد ہے؟

حضور نے فرمایا۔

قرآن کریم نے دن کے مختلف معانی کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا دن بھی ہے جس میں پانچ ہزار سال میں ایک چیز مکمل ہوئی اور ایسا دن بھی ہے کہ اس میں پچاس ہزار سال میں کوئی چیز مکمل ہوئی۔ پس قرآن کریم نے تو خود تعریف کر دی کہ دن ایک عرصے کا نام ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ بائیبل نے جب دن کہا تو عرصے کے لحاظ سے اس کی تعریف نہیں کی بلکہ جو تعریف کی ہے وہ اس دن کی ہے جس کا تعلق سورج کے نکلنے اور غروب ہونے سے ہے۔ اس لئے بائیبل پر تو اعتراض پڑ سکتا ہے مگر قرآن کریم پر نہیں پڑ سکتا۔

سوال کرنے والے دوست نے EVOLUTION یعنی نظریۂ ارتقاء کے بارے میں پوچھا تو حضور نے فرمایا۔

نظریۂ ارتقاء

" EVOLUTION یعنی ارتقاء کے متعلق تو میں نے کہا ہے کہ اس کا دن سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں قرآن کریم سے ارتقاء ثابت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر چیز کو طباقاً یعنی ارتقائی مدارج میں پیدا کیا ہے۔ بیشمار ایسے مضامین ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ارتقاء ہے۔

جہاں تک ڈارون کی تھیوری کا تعلق ہے وہ بالکل اور چیز ہے۔ وہ کہتا ہے کہ فلاں چیز پر ارتقاء ہوا تھا۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ وہ طریق اب غلط ثابت ہو چکا ہے۔"

ایک انڈونیشین جو جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں، سوال کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضور نے فرمایا کہ اس وقت باہر سے آنے والوں کو موقع دیا جا رہا ہے اور آپ تو باہر سے نہیں آئے۔ انہوں نے عرض کی کہ میں انڈونیشیا سے آیا ہوں۔ اس پر حضور نے فرمایا آپ کو یہاں آئے کتنے سال ہو چکے ہیں؟ اس طرح تو ہم میں سے بہت سے قادیان سے آئے ہوئے ہیں۔

خواب کی حقیقت

خواب کی حقیقت کے متعلق ایک سوال پر حضور نے فرمایا:

" یہ تو بڑا لمبا مضمون ہے۔ خوابوں کے اوپر بڑی ریسرچ ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے کہ خوابیں کیا ہوتی ہیں۔ کیوں آتی ہیں اور انسانی زندگی سے ان کا کیا تعلق ہے؟ مختلف وقتوں میں مختلف فلاسفروں نے ان کے متعلق اپنے خیالات و نظریات پیش کئے ہیں ان میں فرائڈ کی تھیوری بھی ہے جو اب غلط ثابت ہو چکی ہے۔

قرآن کریم میں دو قسم کے رؤیا کا واضح ذکر ملتا ہے۔ ایک اضغاثِ احلام جن میں نفس کی باتیں ہوتی ہیں اور جن کے اندر کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ اور ایک رؤیا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے اس میں پیغام ہوتے ہیں اور بنی نوع انسان کے لئے کئی فوائد ہوتے ہیں۔

فی الحال آپکے لئے اتنا جواب کافی ہے کہ رؤیا دو قسم کی ہیں۔ ایک وہ جنکا نفس سے تعلق ہے سب کانشس مائنڈ ہمارے دل کی فکروں، سوچوں اور پریشانیوں کو اچھال کر باہر پھینک دیتا ہے اور ان کو ہم خواب کی شکل میں دیکھ لیتے ہیں۔

دوسری قسم کی خوابیں وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص علامتوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔ ان کی اپنی زبان ہے جس کو وہی اہل علم سمجھتے ہیں جن کا مذہب سے تعلق ہو۔ اور فرائڈ یا ماہرین نفسیات کی تھیوری کے مطابق بظاہر ان میں پیغام نہیں ہوتے چاہئیں اور اگر ہوں بھی تو پورے نہیں ہونے چاہئیں۔ مگر ان میں ایک مربوط نظام کی شکل میں پیغام بھی ملتے ہیں اور وہ بعینہٖ اسی طرح پورے بھی ہو جاتے ہیں۔ اس کی ایک مثال حضرت

یوسف علیہ السلام کی خواب ہے جس کا قرآن کریم میں بھی ذکر ہے"۔

مسئلہ تقدیر

ایک دوست کی طرف سے سوال ہوا کہ کیا دعا سے تقدیر ذاتی بھی بدلی جا سکتی ہے۔

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ

"اصل میں یہ سوال تقدیر سے زیادہ دعا سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی یہ کہ کیا دعا انسان کی انفرادی یا اجتماعی زندگی میں کوئی کردار ادا کرتی ہے یا محض ایک عبادت کا نام ہے؟

سرسید احمد خاں نے یہ فلسفہ پیش کیا کہ دعا محض ایک عبادت ہے اور اسی فلسفے کو یورپ میں مختلف وقتوں میں فلاسفروں نے پیش کیا، ہو سکتا ہے سرسید احمد خان نے انہی سے متاثر ہو کر یہ نظریہ پیش کیا ہو کیونکہ وہ نیچری کہلاتے ہیں۔

اس نقطہ نگاہ سے دعا پر سب سے پہلا اعتراض جو ماڈرن ایج (MODERN AGE) موجودہ دور میں ملتا ہے وہ ایک ڈچ فلاسفر سپائنوزا (SPINDZA) کی طرف سے کیا گیا۔ اس نے کہا کہ اگر دعا کے ذریعے کسی امر یا واقعہ میں تبدیلی ہو سکتی ہے تو اس تبدیلی کا اثر ساری نیچر پر پڑے گا اور SCHEME OF THINGS ساری کی ساری گڑ بڑ ہو جائے گی۔ اس لئے اس نے کہا کہ میں کسی ایسے خدا کا قائل نہیں ہوں جو دعا قبول کرے اور اس کے نتیجے میں یہ ساری تقدیر بدل جائے۔ بہر حال یہ تصور کہ دعا انسانی زندگی میں کوئی کردار ادا نہیں کرتی، سپائنوزا نے پیش کیا تھا۔ پھر اس خیال کے بہت سے نیچری پیدا ہو گئے اور سرسید احمد بھی اس سے متاثر ہوئے۔

حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اپنی کتاب "برکات الدعا" میں ان تمام توہمات کا بڑا موثر جواب دیا ہے۔ اس لئے میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ یہ کتاب پڑھیں۔ اس کے پڑھنے سے یہ اور اس سے ملتے جلتے اور بھی بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔

میں ایک مختصر سا جواب اس وقت دے دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں ساری کائنات کی اجتماعی اور انفرادی تقدیر ہے۔ ہر پتے اور ہر ذرے کی تقدیر بھی اس میں شامل ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ تمام محرکات اور موجبات بھی تھے جن کے نتیجے میں یہ تقدیر بنی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا صرف دعا خدا کے علم میں نہیں تھی جس نے بعد میں کسی وقت تقدیر میں داخل ہونا تھا؟ حقیقت یہ ہے کہ دعا بھی ایک محرک ہے، پس وہ بھی تقدیر کا ایک حصہ بن گئی۔ جو دعا کسی نے کرنی تھی جب وہ ایک موجب کے طور پر اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے تھی تو یہ اعتراض باقی رہتا ہی نہیں کہ دعا نے باقی تقدیر کو بدل دیا۔ یہ اعتراض کرنے والے سمجھتے ہیں کہ دعا ایک الگ چیز ہے جو اتفاقاً پیدا ہوتی ہے اور تقدیر بنی بنائی کوئی اور چیز تھی۔ حالانکہ دعا سب سے بڑا مسبب الاسباب ہے۔ اور خدا کی تقدیر کے پیمانوں میں ایک پیمانے کے طور پر یہ بھی داخل ہے"۔

سائل نے عرض کی کہ تقدیر میں پہلے سے لکھا ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

"آپ تقدیر کے معنی ہی غلط سمجھ رہے ہیں۔ میں اس وقت علم الٰہی کی بات کر رہا ہوں۔ تقدیر کا ایک حصہ یہ ہے کہ اگر یہ ہو گا تو یوں ہو گا۔ اور جو کچھ ہونا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اب اس ہونے، کی ذمہ داری "علم الٰہی" پر نہیں ہے بلکہ خاص طریق پر اس قانون پر عمل کرنے والے کی ذمہ داری ہے۔ لیکن اللہ کے علم میں یہ بات ہے کہ وہ یوں کرے گا۔

یہ الجھن اکثر نوجوانوں کو پیش آتی ہے۔ اور یورپ میں بھی اس قسم کے سوالات اٹھتے رہے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر آپ ماضی پر نگاہ ڈالیں تو یہ مسئلہ بآسانی سمجھ آ جائیگا۔ مثلاً آپ کا بھائی یا دوست امتحان میں فیل ہو گیا اور آپ کو علم ہو چکا ہے کہ وہ فیل ہو گیا تھا۔ یہ قطعی بات ہے کہ آپ کے اس علم کو دنیا کی کوئی طاقت بھی تبدیل نہیں کر سکتی۔ اس لئے کہ آپ کو ماضی کا علم ہے اور وہ ایک غیر متبدل واقعہ ہے۔ اس صورت میں کیا یہ کہنا درست ہو گا کہ چونکہ آپ کو علم ہو چکا ہے اس لئے آپ اس کو فیل کرنے کے ذمہ دار ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پس جس ہستی کا مستقبل سے وہی رشتہ ہو جائے جو محدود انسان کا ماضی سے ہے، اس پر کس طرح ذمہ داری آ جائے گی۔

(مجلس سوال و جواب بیت المبارک ربوہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

نیکی اور بدی کی حقیقت

ایک دوست نے لکھا ہوا سوال پیش کیا جو ان کی بچی کی طرف سے تھا۔ اس نے لکھا کہ ایک دفعہ ایک دہریہ نے سوال کیا تھا کہ بدی اور نیکی دونوں خدا کی مخلوق ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ خدا نیکی کو تو پسند کرتا ہے لیکن بدی کو ناپسند کرتا ہے۔ یہ ناانصافی کیوں؟

حضور نے فرمایا:۔

"یہ سوال بڑا دلچسپ ہے۔ لیکن یہ سوال تب پیدا ہوتا ہے جب یہ کہا جائے کہ جو چیز بھی پیدا ہوتی ہے اسے خدا ضرور پسند کرے۔ انسان بھی تو اپنی چیزوں سے ایک جیسا سلوک نہیں کرتا۔ مثلاً اپنے بچے کو چومتا اور اس سے پیار کرتا ہے۔ روزانہ فضلہ بھی نکالتا ہے، لیکن اس کے ساتھ اور سلوک کرتا ہے۔ تو اپنے لئے اور پیمانہ رکھنا اور خدا کے لئے اور پیمانہ تجویز کرنا، یہ درست اور جائز بات نہیں ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جب آپ کسی چیز کو برا کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ وہ بری ہے۔ اس کے اندر ناپسندیدگی کا پہلو پایا جاتا ہے۔ بری چیز کو برا سمجھنا اور اچھی چیز کو اچھا سمجھنا ناانصافی نہیں۔ ناانصافی تو یہ ہے کہ ناپسندیدہ اور پسندیدہ دونوں سے برابر کا سلوک کیا جائے۔

میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ خدا نے جو چیز جس مقصد کے لئے اور جن معنوں میں پیدا کی ہے، اگر آپ اس کو سمجھ لیں تو اس قسم کے بہت سے سوال خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مثبت چیزیں پیدا کی ہیں۔ ان کے منفی نتائج کا نام بدی ہے۔ خدا نے جھوٹ پیدا نہیں کیا، بلکہ سچ پیدا کیا ہے۔ جھوٹ دراصل نام ہے سچ کے فقدان کا۔ خدا نے رحم پیدا کیا ہے اور رحم کے نہ ہونے کا نام ظلم وستم ہے۔ اسی لئے آپ خدا کا نام ظالم کہیں نہیں دیکھیں گے، رحمٰن دیکھیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اچھی چیزیں پیدا کرتا ہے۔ ان کے نہ ہونے کا نام بدی ہے۔ اس لئے ان معنوں میں یہ کہنا ہی غلط ہے کہ خدا نے بدیاں پیدا کی ہیں۔ خدا نے کوئی بدی پیدا نہیں کی۔ غیر مذاہب کے کسی خیالی خدا نے بدی پیدا کی ہو تو کی ہو، لیکن جس خدا کا تصور قرآن پیش کرتا ہے اس نے بہر حال کوئی بدی پیدا نہیں کی۔ قرآن کریم سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ (دین حق) کے پیش کردہ خدا نے کسی جگہ بدی کی تخلیق کا ذکر نہیں فرمایا۔

دوسری بات وہی ہے جو میں نے ابھی بیان کی ہے کہ اگر بدی بھی پیدا کی ہے اور نیکی بھی پیدا کی ہے تو ان دونوں کے درمیان برابری کا نام ناانصافی ہے۔ ایک بری چیز کو ایک اچھی چیز کے برابر سمجھنا ناانصافی ہے بری کو برا اور اچھی کو اچھا کہنا ناانصافی نہیں۔ اس لئے کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوتا۔ خدا نے جس طرح کی چیز کو پیدا کیا اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا"۔

آیت کی تشریح

ایک دوست نے آیت قرآنی پیش کی تو حضور نے فرمایا۔

"اس میں تدریجی حسن کی طرف اشارہ ہے۔ ہر چیز جو خدا نے پیدا کی اس کو حسین بناتا چلا گیا۔ مثلاً انسان ہے۔ خدا نے مٹی سے پیدا کیا لیکن اس کے اندر حسن پیدا ہونے کی وجہ سے اس میں اور مٹی میں زمین و آسمان کا فرق پڑ گیا۔ ہر چیز جو اس نے پیدا کی اس کو اسی مقام پر نہیں ٹھہرنے دیا بلکہ اس کے اندر حسن پیدا کرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ تم دیکھتے ہو مٹی سے انسان بن گیا۔

وقت کی تعیین

ایک دوست نے عرض کی کہ ہمارے ہاں وقت کی پابندی نہیں کی جاتی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

حضور نے فرمایا۔ وجہ معلوم کر کے آپ نے کیا کرنا ہے؟ بری بات ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔

وجوہات تو اس کی بہت ہیں۔ مثلاً ہمارا معاشرہ، ہمارا قومی پس منظر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لمبا عرصہ غلامی میں رہنا وغیرہ کئی فیکٹرز یا وجوہات ہیں جن کی وجہ سے قومی عادات بگڑ جاتی ہیں۔ اس لئے آپ وجوہات کو چھوڑ دیں۔ اصل اور سیدھی بات یہ ہے کہ وقت کی پابندی ہونی چاہیئے۔"

وقت کی تعیین کے بارے میں مزید فرمایا

"قرآن کریم نے نماز کو موقوت قرار دیا۔ یعنی اس کے اوقات مقرر کر دیئے گئے ہیں کہ وقت پر ادا کی جائے۔ نماز کے بعض اوقات ایسے ہیں جن میں نسبتاً زیادہ گنجائش رکھی گئی ہے اور بعض میں گنجائش کم رکھی گئی ہے۔

پس جو وقت کسی چیز یا کام کے لئے مقرر ہے وہ بہرحال اسی کے اندر ہونا چاہیئے، ورنہ انسان کئی چیزوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ ہر چیز کی ایک اجل مقرر ہے جس کو انسان نہ آگے کر سکتا ہے اور نہ پیچھے۔ خدا نے اتنا SHARP (معین) وقت بھی مقرر کیا ہے۔

الغرض وقت کی تعیین مختلف حالات میں مختلف ہوتی ہے اور یہ وقت مقرر کرنے والے پر منحصر ہے۔ جلسہ کا وقت مقرر کرتے وقت آپ ڈھیل بھی دے سکتے ہیں کہ فلاں وقت سے فلاں وقت تک پہنچ جائیں اور اس وقت کو آپ کم بھی کر سکتے ہیں۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے وقت مقرر کئے ہیں۔ ایک ایسا وقت ہے جس میں ایک لمحے کا بھی فرق نہیں ہو سکتا اور ایک وہ وقت ہے جس میں ڈھیل دی گئی ہے مثلاً نماز کے اوقات ہیں کہ فلاں وقت سے فلاں وقت تک پڑھ لو۔

بہرحال قرآن کریم میں وقت کے مختلف پیمانے بیان ہوئے ہیں۔ کوئی ایک معین پیمانہ بیان نہیں ہوا۔ ایسے اوقات بھی ہیں جن میں کھلی ڈھیل ہے۔ ایسے دن بھی ہیں جو پچاس پچاس ہزار سال کے ہیں۔ لیکن یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ایک ایسا معین وقت بھی ہے جو لمحے سے بھی کم عرصہ میں گزر جائے۔

(مجلس سوال و جواب بیت المبارک یکم نومبر ۱۹۸۲ء)

مرض کی تعریف

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ہر مرض کی ایک دوا ہے۔ مرض کی تعریف کیا ہے۔ حضور نے فرمایا مرض سے مراد LACK OF BALANCE EQUILIBRIUM ہے (یعنی توازن کا فقدان) ہر چیز کا ایک اندرونی توازن (BALANCE) مقرر ہے۔ انسانی زندگی پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے باریک سے باریک ذرہ میں بھی ایک حد مقرر ہے اور ایک توازن پیدا کیا گیا ہے۔ اور یہ اتنا حیرت انگیز نظام ہے کہ انسانی جسم کے اندر ایسے لاکھوں توازن مقرر ہے مثلاً شوگر لیول ہے اس کے لئے کم از کم لیول اور زیادہ سے زیادہ لیول مقرر ہیں۔ روزہ کا کم سے کم لیول اور خوراک کھانے کے بعد کا کم سے کم لیول۔ اور ان دونوں کے زیادہ سے زیادہ لیول۔ ان کے اندر جب لائف کے حالات تبدیل ہوتے (FLUCTUATE) کرتے ہیں تو اس حالت کو آپ صحت کی حالت کہتے ہیں۔ کیونکہ دو حدوں کے درمیان توازن قائم رہتا ہے جہاں کسی حد سے تجاوز کر جائیں خواہ زیادہ سے زیادہ لیول۔ خواہ کم سے کم لیول سے تو اس کا نام مرض ہے پس توازن کے بگڑنے کا نام مرض ہے

انسانی جسم کے اندر ہر پہلو سے توازن مقرر ہے مثلاً پوٹاشیم کا لیول۔ سوڈیم کا لیول۔ ان دونوں کا ایک تناسب مقرر ہے۔ وہ خون میں یا سیل میں الٹ (REVERSE) ہو جاتی ہے۔ اور بیماریوں میں وہ الٹ ہو کر بعض دفعہ سیل کا تناسب بلڈ والا ہو جاتا ہے۔ پوٹاشیم کا اور سوڈیم کا تناسب بلڈ میں وہ ہو جاتا ہے جو سیل کے اندر کم ہوتا ہے۔ اور الٹ (REVERSE) ہو جاتا ہے۔ اس کا نام مرض بن جاتا ہے اور اس کی بھی بڑی باریک حدود ہیں۔ کیلشیم کی جسم میں موجودگی کی حد زیادہ باریک ہے۔ اس کا سپیکٹرم چھوٹا ہوتا ہے اور ذرہ سی کمی بیشی ہو جائے تو اس کے نتیجہ میں وہ اپنی حد عبور کر جاتا ہے۔ اور بڑی شدید نروس ہونے کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں جن سے بعض دفعہ فی الفور موت واقع ہو جاتی ہے۔ جانوروں میں مثلاً گائے بھینسوں میں بعض دفعہ یکدم نروس سسٹم بریک ہو جاتا ہے اور جانور ٹھنڈا ہو کر جان دے دیتا ہے اور اگر پتہ ہو کہ کیوں ہو رہا ہے تو کیلشیم کا ایک ٹیکا کر دیں تو جانور فوراً ٹھیک ہو سکتا ہے۔

اخلاقی امراض کا سبب

پس مرض نام ہے اس تخلیقی توازن کے بگڑنے کا جو تخلیقی پروگرام میں پہلے سے ہی کمپیوٹرائزڈ پروگرام کی شکل میں انسانی جسم کے خلیوں میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اور یہ سارے لاکھوں توازن اس چھوٹے سے ذرہ میں (جسے آپ پروموٹون کہتے ہیں اور جینز یعنی زندگی کا سیل اسکے اندر) یہ ساری کمپیوٹرائزڈ انفارمیشن موجود ہے اسکو جب آپ ڈسٹرب کریں گے تو اس سے مرض پیدا ہوگا۔

اور اخلاقی ضابطہ حیات میں بھی بالکل یہی قانون کارفرما ہے زندگی میں جب لوگ مذہبی تعلیم اور اخلاق کے توازن کو بگاڑ دیتے ہیں تو مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اسی سے پھر معاشرہ کے دکھ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسی لئے بار بار توجہ دلاتا ہے کہ کائنات پر غور کرو۔ جب وہاں تمہیں معاف نہیں کیا جاتا تو تم کس طرح خیال کر سکتے ہو کہ معاشرتی قانون کے توازن کو بگاڑو گے اور تم سزا نہیں پاؤ گے۔ جس طرح تمہارا بدن سزا پاتا ہے تمہارا معاشرہ بھی سزا پائے گا۔ تو مرض کی تعریف یہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ فرماتے ہیں۔ کہ ہر مرض کی دوا ہے جسمانی امراض کی بھی دوا ہے اُس توازن کو نارملائز کر دو۔ اور روحانی مرض کی بھی دوا ہے اس زیادتی کو چھوڑ دو۔ جو اپنی حد عبور کرتے ہیں وہ اسے کو اس کو ناختم کر دیں۔ واپس اپنی اصل پہ آ جاؤ تو خدا تعالیٰ تمہیں شفاء بخش دے گا۔"

(مجلس سوال و جواب کراچی۔ ۱۵ فروری ۱۹۸۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

● صوبائی رابطے کے وزیر سید افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ اگر موجودہ حالات میں مشترکہ مفادات کونسل کا اجلاس بلایا گیا تو صوبے آپس میں گتھم گتھا ہو جائیں گے۔ اور ایسا ہنگامہ برپا ہو گا کہ سب لوگ سیاست بھول جائیں گے پانی کے مسئلے پر تین صوبے ایک طرف ہو جائیں گے اور پنجاب اکیلا رہ جائے گا۔

● موقر ذرائع کے مطابق افغانستان میں رونما ہونے والے تازہ ترین واقعات کے باوجود پاکستان کی تین اعلیٰ ترین شخصیات کی نگرانی میں افغان سیل کا گذشتہ تین ماہ سے ایک بھی اجلاس نہیں ہوا جبکہ پہلے ہر پندرہ دن کے بعد یہ اجلاس ہوا کرتا تھا اس سیل میں صدر، وزیراعظم اور چیف آف آرمی سٹاف شامل ہیں۔

● صدر غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ سندھ کی صورت حال تشویشناک ہے اور مجھے اس کا پورا احساس ہے۔

● پرائم منسٹر سیکرٹریٹ میں قائم شدہ پلیس منٹ بیورو کی قانونی حیثیت کے بارے میں لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر دی گئی ہے۔

● وادئ لیپا میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے ایک شخص ھلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ فائرنگ کا یہ سلسلہ آٹھ روز سے جاری ہے۔ کئی مویشی بھی ھلاک ہو چکے ہیں۔

● وفاقی وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات نے کہا ہے کہ ٹی وی کے خبرنامہ میں صحافت کے اصولوں کی پاسداری نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے پی ٹی وی کے افسروں کو جمہوری اطلاعاتی پالیسی کے اصولوں پر عمل کرنے کی ہدایت کی ہے۔

● امریکہ نے پاکستان کو گندم منگوانے کے لئے امداد دینے سے انکار کر دیا۔ پی ایل ۴۸۰، کے تحت ۲۳۶، ملین ڈالر

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جذبات کا اظہار

انسانی خیالات کے اظہار کے دو پیرائے ہیں۔ نثر اور نظم اور دونوں اپنی اپنی جگہ پر اصولوں کے پابند ہیں۔ نثر اگر ایسی ہو کہ پہلے کا لفظ آخیر پر اور آخیر کا درمیان میں اور درمیان والا لفظ کہیں اور رکھ دیا جائے تو نہ صرف یہ کہ وہ درست نثر نہیں ہو گی بلکہ اس سے بات بھی سمجھ نہیں آئے گی گرامر ہمیں یہی کچھ بتاتی ہے کہ فقرے کس طرح بنائے جائیں۔ تو ٹھیک ہوں گے اور کیسے فقروں کو کس وجہ سے کس حد تک ہم غلط کہتے ہیں۔ نظم میں لفظ تو آگے پیچھے ہو سکتے ہیں لیکن اس کے بھی اصول ہیں۔ نظم وزن قافیے اور ردیف کے ساتھ ہونی چاہیئے یا قافیہ نہ بھی ہو تو صرف ردیف ہی ہو اور وہ ایک خاص قسم کے اوزان کے ساتھ کہی جانی چاہیئے اگر ایسا نہ ہو تو انگریزی میں جسے بلینک ورس کہتے ہیں۔ وہ تو ہو سکتی ہے۔ لیکن ہماری اردو کی نظم جسے ہم پابند نظم کہتے ہیں وہ نہیں ہو سکتی۔ لیکن بہرحال نثر اور نظم کا اصل مطلب اپنے خیالات کا اظہار ہے۔

نظم میں لوگ کہتے ہیں کہ خیالات زیادہ بلندی پر جا کر اپنا اظہار کرتے ہیں۔ نثر ایک سیدھی سادی سی چیز ہے خیر ایسا بھی نہیں نثر بھی بعض اوقات اتنی مرصع ہوتی ہے کہ انسان عش عش کر اٹھتا ہے اور نظم بھی بعض اوقات اتنی سادہ کہ سہل ممتنع کہہ کر ہم اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ اتنی آسان ہے کہ اتنی آسان نظم تو کہنا قریباً ناممکن ہے۔ بہرحال مقصد یہ ہے کہ نثر اور نظم دونوں انسانی خیالات کے اظہار کا پیرایہ ہیں۔

ہمارے پاس بعض نظمیں اشاعت کے لئے آتی ہیں ان کے مصرعے ایک دوسرے سے نہیں ملتے ان کے اوزان درست نہیں ہوتے لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ جن خیالات کا ان میں اظہار کیا جاتا ہے یا جن جذبات کے اظہار کے لئے وہ نظمیں کہی جاتی ہیں وہ قابل داد ہیں۔ ہم نے سوچا بعض ایسی نظمیں نظم کی صورت میں نہ سہی جذبات کے اظہار کی صورت میں سہی آپ کی خدمت میں پیش کی جائیں۔

ایک نظم ہمیں منصورہ وہاب جاجکے چیمہ سیالکوٹ سے ملی۔ اس نظم میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے لوٹ کر آنے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اپنی آنکھوں کو ترستی ہوئی دکھایا گیا ہے۔ حضور کے انتظار میں دن کیا لمحات گننے والی بات ہے ایک نہایت پیاری بات یہ کہی گئی ہے کہ آنے والے دن کو تو سب کل کا نام دیتے ہیں لیکن جب کل آ جاتا ہے تو اس کا نام کل نہیں رکھتے۔ بلکہ اسے آج کہتے ہیں۔

اور یہ بات کہہ کر منصورہ وہاب نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ کاش حضور آج ہی واپس تشریف لے آئیں اور اس یقین کا بھی اظہار کیا ہے کہ حضور کی واپسی پر ہماری محفلوں میں رونق لوٹ آئے گی۔ اور ہمارے دل جو رنجیدہ ہیں اور محفلیں جو افسردہ ہیں ان میں جان پڑ جائے گی اور تازگی آ جائے گی آپ کی مفارقت کے سایے کچھ لمبے ہوتے جا رہے ہیں اس لئے منصورہ چاہتی ہے کہ حضور یہ بتائیں کہ آخر آپ کب واپس تشریف لائیں گے۔

آخر پر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہوئے وہ کہتی ہے کہ ہمیں اپنے خدا سے جو رحمٰن بھی ہے اور رحیم بھی ہے اس بات کی امید ہے کہ ہمارے حضور جلد واپس آئیں گے۔

کتنی اچھی نظم ہے۔ وزن نہ سہی لیکن جہاں تک خیال اور جذبات کا تعلق ہے۔ قابل داد ہے۔

اسی طرح ایک اور نظم۔ اسیرانِ راہ مولیٰ کے متعلق ہمیں موصول ہوئی۔ اسیرانِ راہ مولیٰ کی تعریف کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ مسکرا کر موت کو اپنے گلے سے لگانے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ان پر مظالم کے لاکھ پہاڑ ٹوٹیں لیکن انہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ وہ ایسے پھول ہیں جن پر بہاروں کو فخر ہوتا ہے ان کے حوصلوں میں کبھی لغزش نہیں آتی اور ان کے حوصلے اتنے بلند ہیں کہ پہاڑ بھی انہیں دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ پھر دعا کی گئی ہے کہ اے خدا تو ان اسیرانِ راہ مولیٰ کو رہائی عطا کر کیونکہ ہم نے سنا ہے اور ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ کوئی پتا بھی تیرے حکم کے بغیر ہل نہیں سکتا تو ارشاد فرما کہ یہ اسیران راہ مولیٰ اب آزاد زندگی بسر کر سکیں۔ پھر اپنے ہی دل سے یہ بات کہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت سے کبھی مایوس نہ ہونا۔ خدا تعالیٰ کے وعدے کبھی ٹلا نہیں کرتے جو لوگ ظلم روا رکھتے ہیں ان کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنی مدد عطا نہیں کرتا اور ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ پھر بڑے جذبے کے ساتھ یہ کہا گیا ہے کہ اے ظالم تو ہمیں موت کی دھمکیاں نہ دے کیونکہ موت کا جام تو ہم ہر روز پیتے ہیں۔ یہ نظم بھی بہت اچھی ہے۔

ایک نظم ان بھائیوں اور بہن کے نام ہے جنہوں نے چک سکندر میں اپنی جان خدا کی راہ میں قربان کر دی۔ یہ نظم لکھی ہے نبیل منیر نے اور اس میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ہمیں ہر طرح سے یہ بات منظور ہے کہ کوئی ہماری جان خدا کی راہ میں چھین لے جو لوگ مایوس ہیں۔ نفرت ان کے دلوں میں پیدا ہوتی ہے۔ ہم تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے پُر نور ہیں۔ ہمارے پاس مایوسیاں اور نفرت کبھی نہیں آ سکتیں۔ اپنے صبر کے متعلق کہا گیا ہے کہ ہمارے صبر کو اتنا نہ آزماؤ کیونکہ جب ہم خدا تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کریں گے اور وہ دعا قبول ہو گی تو سب لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ ہمارے صبر کا پھل کتنا میٹھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تسلی دینے کے لئے ہمارے کانوں میں یہ کہہ رہا ہے۔ کہ تم فکر نہ کرو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ نبیل منیر کی نظم بھی بہت پیاری نظم ہے۔

ایک نظم محمد علی بلوچ اوکاڑہ سے ملی۔ اس میں اپنے صبر کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ بلوچ کہتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ ہر حال میں صبر کریں زنجیریں جو حق کے پرستاروں کو پہنائی جاتی ہیں وہ پگھل جاتی ہیں اور ٹوٹ جاتی ہیں۔ سچائی کی شمع تو ہمیشہ سے جلتی رہی ہے۔ اور ہمیشہ جلتی رہے گی۔ خدا جانے لوگوں کو ہم سے کیوں پرخاش ہے۔ وہ ہم سے کیوں دشمنی کرتے ہیں۔ اور پھر اس ارادے کا اظہار کیا ہے کہ ہر قسم کے ظلم کے سامنے ہم سینہ سپر رہیں گے۔ ہم اپنے زخموں کو نہ صرف برداشت کریں گے بلکہ کسی سے ان کا ذکر کرنا بھی مناسب نہیں سمجھیں گے۔

اقبال رانجھا صاحب کی نظم میں اس بات کے یقین کا اظہار ہے کہ اچھے دن دور نہیں ہیں زیادتی زیادہ دیر تک نہ چل سکے گی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جن لوگوں کو اپنی طاقت پر گھمنڈ ہوتا ہے وہ دوسروں پر جور و ظلم کرتے ہیں لیکن وفا کرنے والے ہمیشہ وفا کرتے رہتے ہیں اور اپنی زندگیوں کو قربان کرنے کا انہیں کبھی افسوس نہیں ہوتا۔ ان کو قربان کرنے کے لئے وہ ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اس خیال کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ مظلوم ہمیشہ جیتتا ہے اور ظالم ہمیشہ ہارتا ہے۔

ایک اور نظم میں انہوں نے اپنے عزم کی نئی پرواز کا اظہار کیا ہے۔ اور اس بات کا شکر ادا کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو ایک امام عطا فرمایا ہے۔ جس کے قدم بقدم چل کر جس کے ہر ارشاد کو مان کر ہم خدا کے فضل سے ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔

بقیہ اخبریں

امداد ملے گی جبکہ پاکستان کو ۱۸ لاکھ ٹن گندم خریدنے کے لئے ۹ ارب روپے کے زرمبادلہ کی ضرورت ہے گندم بروقت نہ ملنے کی صورت میں قلت پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

• اپوزیشن لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت اپنی گرتی ہوئی ساکھ کو بحال کرنے کیلئے بھارت کے ساتھ مل کر کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ پر بھارتی حملے کی مصنوعی مشق کرے گی۔ جسے ناکام بنا کر حکومت کی شہرت کا اعلان کیا جائے گا۔

• سیاچن گلیشئر پر موجود بھارتی فوجوں کے جی او سی میجر جنرل رگھوں نے کہا ہے کہ پاکستان ہمیں سیاچن سے نہیں نکال سکتا۔ ہم پاکستان کی فوج کو اوپر نہیں آنے دیں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ۔ سین

انڈیا آفس لائبریری

انگریز کے راج میں تو ہندوستان میں انڈیا آفس لائبریری کا علمی طبقہ میں خاصا چرچا تھا۔ ہر چھپنے والی چیز انڈیا آفس لائبریری پہنچائی جاتی تھی۔ اور اس طرح سب لکھنے والوں کو یہ معلوم تھا کہ ان کی تصنیف ایک خاص جگہ پر محفوظ کی جا رہی ہے۔ بلکہ جن کو نہیں معلوم تھا ان کی چیزیں بھی وہاں جاتی تھیں۔ ہر اشتہار۔ ہر ہینڈ بل۔ ہر پمفلٹ ہر کتاب کی کچھ کاپیاں انڈیا آفس لائبریری بھجوائی جاتی تھیں لیکن آزادی کے بعد آہستہ آہستہ اس لائبریری کا نام لوگوں کے ذہن سے محو ہونا شروع ہو گیا اور پھر اس وقت دوبارہ نام ابھرا جب بعض پاکستانیوں نے انڈیا آفس لائبریری جا کر بعض پرانے کاغذات جن کا تعلق پاکستان کی حصول آزادی سے تھا۔ ان کا تذکرہ کیا۔ اور اس تذکرے میں مختلف لوگوں نے مختلف اور متضاد باتیں کہیں۔ چنانچہ ان باتوں کی وجہ سے انڈیا آفس لائبریری ایک دفعہ پھر سامنے آنے لگی۔ اس لائبریری میں گذشتہ تین سو سال کی تاریخ خاص طور پر دنیا کے اس حصے کی جس میں ہم بستے ہیں محفوظ ہے۔ لوگوں نے کیا کہا۔ حکومت نے کیا کیا۔ کس نے کس کے متعلق کیا بات کہی اور کیا جواب پایا۔ یہ ساری باتیں انڈیا آفس لائبریری میں موجود ہیں۔ اگر یہ تمام باتیں انڈیا آفس لائبریری میں محفوظ نہ ہوتیں تو یقیناً اس تین سو سال کی تاریخ نہ لکھی جا سکتی اس لئے کہ چھوٹے بڑے اشتہارات۔ پمفلٹ اور کتب ایک جگہ کہاں سے ملتیں اور اتنے لمبے عرصے تک محفوظ بھی کیسے رہتیں۔ ایک چھوٹا سا اشتہار یا بڑا بھی ہو تو چند دنوں کے بعد اس کا ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔ پمفلٹ بھی کہاں دستیاب ہوتے ہیں۔ اور کتابیں بھی کتنی چھپتی ہیں۔ ایک کتاب کتنی تعداد میں چھپتی ہے۔ گویا کہ انڈیا آفس لائبریری کے بغیر ان ۳۰۰ سالوں کی تاریخ کا صحیح طور پر محفوظ رہنا ممکن نہیں تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کو تو اپنی تجارت ہی سے غرض تھی لیکن اس کے ملازمین میں سے بعض لوگ ایسے بھی تھے جو اپنی ملازمت کے اوقات میں اپنے کام کی سرانجام دہی کے بعد — ادب اور لٹریچر کی طرف توجہ کرتے تھے لکھتے بھی تھے اور لکھی ہوئی چیزوں کو سنبھال کر بھی رکھتے تھے۔ انہیں ہندوستانی زبانوں سے لگاؤ بھی پیدا ہوا اور انہوں نے ہندوستانی زبانوں کے لٹریچر کی قدر بھی کی۔ ۱۸۰۱ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے ایک لائبریری قائم کی تاکہ وہ مشرقی زبانوں میں لکھی ہوئی کتابیں اور مخطوطے محفوظ کر سکے۔ جن صاحب کو یہ خیال آیا ان کا نام سر چارلس ولکنز تھا۔ CHARLES WILKINIS یہ صاحب سنسکرت کے عالم تھے اور ان کو پہلے لائبریرین کے طور پر مقرر کیا گیا۔ اس لائبریری سے بہت عرصہ پہلے ایک دفتر ریکارڈ آفس کے نام سے ۱۷۷۱ء میں قائم ہو چکا تھا۔ ۱۸۵۸ء میں لائبریری اور ریکارڈ آفس کو انڈیا آفس میں جو حال ہی میں قائم ہوا تھا۔ مدغم کر دیا گیا۔ ۱۹۴۷ء میں برصغیر ہند و پاک کو آزادی ملنے پر لائبریری اور ریکارڈ آفس دونوں کامن ویلتھ آفس کے اہتمام میں دے دیئے گئے۔ جہاں تک انتظامی امور کا تعلق ہے۔ لائبریری اور ریکارڈ آفس ۱۹۷۱ء میں ایک ڈائریکٹر کے ماتحت کر دیئے گئے۔ ۱۹۸۲ء میں برٹش لائبریری بورڈ نے یہ ذمہ داری سنبھال لی کہ وہ ان کا انتظام و انصرام کرے گی جہاں تک ان کی ملکیت کا سوال ہے یہ سیکرٹری آف سٹیٹ فار فارن اینڈ کامن ویلتھ افیئرز کے پاس ہے اور ایک ٹرسٹ کی صورت میں اس کو چلایا جا رہا ہے انڈیا آفس لائبریری میں دو لاکھ ۵۰ ہزار کتابیں ایشیائی زبانوں میں ہیں ایک لاکھ سے زیادہ یورپی زبانوں میں اور ۷۰ ہزار کے قریب وہاں رسائل و جرائد ہیں تحقیق کرنے والوں کو یہ لائبریری ایک بہت اچھا موقعہ فراہم کرتی ہے کہ وہ سارے ایشیاء کی اہم تاریخی باتوں کو ایک ہی نظر میں دیکھ سکیں جب ہم اس تعلق میں ایشیاء کا ذکر کرتے ہیں تو مطلب یہ ہے کہ ایشیاء کے ایسے ممالک جہاں پر انگریزوں کی حکمرانی رہی ہے۔ اس ذخیرے میں چار ہزار سے زیادہ اخباروں کی جلدیں محفوظ ہیں زیادہ تر انگریزی میں۔ اور بعض سیکشن میں اردو۔ بنگالی۔ ہندی۔ سنسکرت تامل۔ تیلگو۔ عربی اور فارسی زبان میں اور چند دیگر چھوٹی چھوٹی زبانوں میں بھی لٹریچر موجود ہے۔ ۲۰ ہزار کتابیں اردو میں اور اردو سے تراجم یورپین زبانوں میں اس لائبریری کی زینت ہیں۔ یہاں ۲۸ ہزار مشرقی زبانوں میں مخطوطے ہیں۔ اور ان کے علاوہ چھوٹی چھوٹی تحریریں سنسکرت فارسی اور عربی کی بھی بے شمار ملتی ہیں۔ جنوبی ایشیاء میں انگریزوں کی تجارت اور ان کی حکومت کے سلسلے میں ایک لاکھ چھتر ہزار جلدیں موجود ہیں۔ یہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے اکٹھے کئے ہوئے کاغذات بھی ہیں اور بورڈ آف کنٹرول کے انڈیا آفس کے اور برما آفس کے کاغذات ملا کر یہ ساری تعداد بنتی ہے۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ یہاں پر بپتسمہ دینے کی رسوم اور شادیاں اور تدفین (عیسائیوں) کے واقعات بھی یہاں ملتے ہیں۔ ۳۶ ہزار نقشے اور ۷۰ ہزار حکومتی مطبوعات بھی موجود ہیں اور ان میں حکومت کے قوانین بل کی صورت میں یا پاس شدہ قوانین اور ان موضوعات پر مختلف مواقع کی بحثیں بھی ضبط تحریر میں لائی ہوئی یہاں موجود ہیں۔ یورپین سیکشن میں ہندوستان میں کام کرنے والے بڑے بڑے انگریزوں کے ذاتی حالات اور ان کی ذاتی تحریریں پائی جاتی ہیں جن میں انتظامیہ کے افراد، تجارت سے تعلق رکھنے والے افراد، اور فوجی لوگ شامل ہیں۔ ان کے ذاتی خطوط اور ان کی ڈائریاں اور ٹیپ ریکارڈنگ بھی موجود ہیں۔

۱۹۴۷ء کے بعد ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں نے برطانوی حکومت سے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ انڈیا آفس لائبریری کی تمام کتب ہندوستان اور پاکستان کو دے دیں۔ لیکن بوجوہ برطانوی حکومت نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا۔ یا کم از کم یہ کہ بات کسی طرح آگے نہیں چلنے دی۔ ۳۰۰ سال کے اس خزانے کو جس حفاظت کے ساتھ برطانوی حکومت نے رکھا ہے باوجودیکہ اس میں بعض چھوٹے چھوٹے اشتہارات اور معمولی معمولی خط بھی شامل ہیں۔ جن کی عام طور پر انسان کوئی اہمیت نہیں سمجھتا، بڑی بات ہے۔

جب اس بات پر غور کیا جائے کہ اگر یہی چیزیں کسی اور ملک میں رکھی جاتیں تو کہاں تک محفوظ رہتیں۔ شائد چند ایک کتب جو بڑے بڑے مصنفین نے لکھیں یا جن کا حجم خاصا بڑا تھا۔ وہ تو محفوظ رہ جاتیں لیکن سب چھوٹی چھوٹی چیزیں ضائع ہو چکی ہوتیں۔ آخر چیزوں کو سنبھال کر رکھنا صرف فن ہی نہیں جذبے کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے۔

قدرتی طور پر اس بات سے مجھے سخت تکلیف پہنچتی ہے جب میں بعض پاکستانیوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ صوبائی تعصب کی وبا میں گرفتار ہیں یہ لعنت تو پاکستان سے دور ہی رہنی چاہئے

(تقریر قائداعظم ۱۵ جون ۴۸ء بمقام کوئٹہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

توسیع اشاعت الفضل

محترمہ بسم اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب شیر بہادر (سابق افسر حفاظت خاص) نے اپنے بیٹے مکرم احمد محمود صاحب کے جامعہ احمدیہ پاس کرنے اور بطور مربی (سیالکوٹ میں) متعین ہونے کی خوشی میں "الفضل" کی توسیع اشاعت کے لئے یکصد روپے کا عطیہ بھجوایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز احمد محمود صاحب کا وقف قبول فرمائے اور انہیں احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق سے نوازے۔

نادار مریضوں کیلئے عطایا بھجوائیں

فضل عمر ہسپتال میں نادار اور مستحق مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے نادار بھائیوں کے علاج کے لئے "مد امداد مریضان" میں زیادہ سے زیادہ عطیات بھجوائیں

یہ عطیہ جات براہ راست مد امداد مریضان خزانہ صدر انجمن احمدیہ یا ہسپتال ہذا کے ذریعہ جمع کروائے جا سکتے ہیں

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

انجنیئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا

انجنیئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا میں نئے داخل ہونے والے احمدی طلباء مندرجہ ذیل سینئر احمدی طلباء سے رابطہ کریں۔

۱۔ اظہر محمود صاحب بیچلر بلیٹ نمبر ۱۹
۲۔ سہیل احمد مرزا صاحب " "
۳۔ ظہیر ثناء صاحب " " نمبر ۲۶

(نظارت تعلیم)

پتہ درکار ہے

نظارت بہشتی مقبرہ کو مندرجہ ذیل موصیان کے موجودہ ایڈریس درکار ہیں۔

- ... مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ولد مکرم چوہدری اوڑا قوم ارائیں پیشہ زراعت بمقام و ڈاکخانہ سیالکوٹ۔ وصیت نمبر ۶۹۶۳
- .... مکرم محمد اشرف صاحب آفکاری ولد مکرم سردار محمد صاحب وصیت نمبر ۱۸۸۵۲ نے مورخہ ۶۶/۱۲/۱۲ کو لوکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ سے وصیت کی تھی۔
- .... مکرمہ منصورہ ضیاء صاحبہ زوجہ ڈاکٹر میجر ملک ضیاء الدین صاحب وصیت نمبر ۲۱۳۶۲ پہلے جہلم میں رہائش پذیر تھیں۔
- .... مومنہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرحمن صاحب وصیت نمبر ۷۵۰۷۱ بنت ابو الہاشم صاحب چوہدری قوم پٹھان ساکن بھاگلپوری
- .... محترمہ سیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی شبیر محمد صاحب وصیت نمبر ۷۷۴۶ ساکن تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور۔
- ... مکرم محمد یوسف صاحب ولد غلام رسول صاحب وصیت نمبر ۲۳۴۳۰ ساکن اسلام آباد نے مورخہ یکم فروری ۱۹۷۱ء کو وصیت کی تھی۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد کی رپورٹ کے مطابق یہ صاحب پانچ سال قبل سیالکوٹ چلے گئے تھے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اعلان دار القضاء

مکرم سلیم احمد صاحب مبشر ابن مکرم احمد علی صاحب اسلم نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد صاحب کی امانت میں جو امانت تحریک جدید ربوہ میں موجود ہے۔ مبلغ ۸۸۰/- روپے کے قریب رقم موجود ہے جس کے بارہ میں ان کی طرف سے یہ ہدایت دفتر میں درج ہے کہ سلیم احمد مبشر اگر چاہے تو لے سکتا ہے۔ ورنہ تحریک جدید کے چندہ میں ادا کر دی جائے۔

مکرم سلیم احمد صاحب مبشر نے درخواست کی ہے کہ اس رقم میں سے ۲۵۰/- روپے والد صاحب کی طرف سے بطور چندہ وصیت اور بقیہ رقم موصوف کی ہدایت کے مطابق چندہ تحریک جدید میں ادا کر دی جائے۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس تجویز سے اختلاف ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ربوہ میں فری کوچنگ ادارہ

خدا تعالیٰ کے حضور اظہار تشکر کے طور پر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے شعبہ امور طلباء کے تحت طلباء کی معاونت کیلئے ایک پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔ جو سال بھر جاری رہے گا۔ اس میں ہمارے تجربہ کار اور نوجوان اساتذہ رضاکارانہ طور پر خدمت بجا لا رہے ہیں۔ مختلف اوقات میں کوچنگ کلاسز کے علاوہ ایسا انتظام کیا گیا ہے جس سے ذہین اور کمزور ہر دو طرح کے طلباء انفرادی توجہ سے اپنے اوقات سے صحیح اور احسن رنگ میں استفادہ کر سکیں۔

اس کیلئے ایک داخلہ فارم تیار کیا گیا ہے جسے طلباء پُر کر کے دفتر بھجواتے ہیں۔ طلباء کو ان کے مضمون کے مطابق دو، دو، تین تین کے گروپ میں ایک ٹیچر کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ جو اپنی سہولت کے مطابق اپنے گھر روزانہ ایک گھنٹہ کیلئے انہیں راہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

رجسٹریشن ہر ماہ پانچ تاریخ کو ہوتی ہے۔ پراسپیکٹس کسی بھی دن دفتر مقامی میں مہیا ہے۔ آٹھویں سے لے کر بی۔ ایس۔ سی تک کے طلباء کے لئے یہ سہولت میسر ہے۔ جو طلباء اس انتظام سے فائدہ اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ داخلہ فارم اور پراسپیکٹس کیلئے دفتر مقامی خدام الاحمدیہ سے دفتر کے اوقات میں رجوع کریں۔

(فون نمبر ۹۴۸)

(ناظم امور طلباء مجلس مقامی خدام الاحمدیہ)

ہر ایک قسم کے گناہ سے بچتے رہو

(کشتی نوح صفحہ ۸)

اخبار احمدیہ

دعائے نعم البدل

مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب ایڈووکیٹ نارووال ضلع سیالکوٹ کا ہونہار بچہ عزیزم فاطر مصطفےٰ عرف مون بعمر قریباً دو سال مورخہ ۱۰ اگست بروز جمعرات بقضائے الٰہی وفات پا گیا عزیزم چوہدری خورشید انور صاحب ایڈووکیٹ نارووال ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد ظفر ممتاز صاحب محلہ دار الصدر غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے۔

احمد الدین کارکن دفتر وکالت مال اول تحریک جدید ربوہ۔

جس علم کے ساتھ آسمانی نور نہیں وہ علم نہیں جہل ہے (ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۸۹۸)

توجہ فرمائیں

بہترین حالت میں کم استعمال شدہ فریج، ڈیپ فریزر (ائر کنڈیشنر، کلر ٹی وی نیشنل جاپان) روم کولر اور بیڈ وغیرہ برائے فروخت ہیں، فیملی بیرون ملک جا رہی ہے۔ اسکے علاوہ اگر آپ اپنا سامان فروخت کرنا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں، فریج ماسٹر، اقصیٰ روڈ، ربوہ

سرزمین قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی
۷۴۸۴۴، ۹۰۶/۱، ـــ ۳۱۰۲۶، ـــ

کمزوری نظر کورس
EYESIGHT COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۷۵/-

کمزوری نظر دور کورس
MYOPIA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۷۵/-

کمزوری نظر مطالعہ کورس
READING EYESIGHT COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۷۵/-

بھینگا پن کورس
SQUINT COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۷۰/-

دو نظری کورس
DIPLOPIA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۷۵/-

آنکھوں کے متعلق تفصیلی لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
کیور ٹو میڈیسن کمپنی
گولبازار، ربوہ
فون: سیلز، کلینک، رہائش ڈاکٹرز
۷۷۱، ۶۰۶، ۶۰۷

دانت مت نکلوائیے
دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج
دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے۔

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔

شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون ۵۴۳

نظر اور دھوپ کی عینکیں ـ عام مرمت مفت کیجاتی ہے
داؤد بھائی چشمے والے
رحمت بازار۔ ربوہ

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمّہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینجر الفضل)

معیاری بیکری کا نام
رحمٰن بیکرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون ۳۳۰
تقریبات کیلئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے

جوبلی سٹور رحمت بازار۔ ربوہ
اشیائے خوردو صرف ہمارے ہاں مناسب قیمت پر خرید فرمائیں۔ جوبلی سٹور رحمت بازار۔ ربوہ

راحت جان
تبخیر معدہ کی مجرب دوا
قیمت -/۱۴

شربت صدر
نزلہ، زکام اور کھانسی کیلئے
قیمت -/۸

تریاق معدہ
خرابی ہاضمہ کا مؤثر علاج
قیمت -/۱۴

تریاق بواسیر
بواسیر کا شافی علاج
قیمت -/۱۵

روشن کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
قیمت -/۵

اکسیر پایوریا
خون اور پیپ کو روکتا ہے
قیمت -/۱۰

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ۔ ربوہ
پوسٹ بکس نمبر ۶۰ فون نمبر ۶۳۴

ہر گھر کی پسند
رحمت سویّاں
تیار کردہ: نعمت کرامت
گول صابن والا
فیصل آباد
فون پی پی ۲۳۲۵۸

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
Digitized by Khilafat Library Rabwah
RJ
الرّحیم
جیولرز
پروپرائٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز
سابق پارٹنر الرؤف جیولرز
پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی
فون: ۶۲۹۴۴۲

حنیف ہومیوپیتھک کلینک
۱۷۶ بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
اوقات کار: ہر اتوار سے جمعرات صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک اور شام ۶ بجے سے ½۸ بجے تک
ہر جمعہ کو صرف صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک۔ شام کو دواخانہ بند رہا کرے گا۔
ہر ہفتہ کے دن صبح دواخانہ بند رہا کریگا۔ لیکن شام ۶ بجے سے ½۸ بجے تک کھلا ہوگا۔
خاکسار: ہومیوپیتھک ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

قدیمی، اوّلین، شہرۂ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
و کراچی: فون ۴۱۳۲۵۱
و لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
و ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
و منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگرمل
و رحیم یار خان: فون ۴۷۹۹
و ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون ۵۵۸

برائے فروخت
وڑائچ لائیوسٹاک فارم واقع چک ۱۱۷ جنوبی تحصیل وضلع سرگودھا میں ۲۵ عدد خالص فریزیئن براہِ راست آسٹریلیا سے درآمد شدہ اور ۱۵ عدد F1 کراس وہڑیاں اور گائیں برائے فروخت موجود ہیں۔
خواہشمند حضرات مورخہ ۱۵ اور ۱۶ ستمبر کو موقعہ پر حاضر ہو کر مطلوبہ جانور خرید سکتے ہیں۔ رابطہ: محمود احمد
ویٹرنری افسر کوٹ امیر شاہ۔ ۱۴/۲ دارالصدر شمالی۔ ربوہ

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، اٹھراء، سوکھا، گرمی، گیس کا علاج کرنیوالے
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
زیر نگرانی
حکیم عبد الحمید اعوان
ابن حکیم نظام جان
برانچیں
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالا: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی: محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
(خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ)
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ فون نمبر ۷۴۸۴۴، ۰۴۳۱، ۷۶۴۹۷